درد کا سفر

یہ ایک ایسے شخص کی داستان ہے جو چار داہیاں قبل ٹریفک کے حادثے کا شکار ہو گئے نچلا دھڑ مکمل طور پر پر مفلوج ہو گیا۔اچھی بھلی نوکری جاتی رہی۔ منگنی سے بھی جواب ہوگیاپھر اس شخص کے نئے سفر کا آغاز ہوا جو چار دہائیوں پر محیط تھا۔

یہ اگر ہمت ہار جاتے تو شاید گردش زمانہ میں گم ہو جاتے۔ کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہوتے۔ان کی کوئی سننے والا ہوتا اور نہ رحم کرنے والاپھر اس شخص نے عجیب و غریب فیصلہ کیا کہ اپنا راستہ خود بنانا ہے۔ **40** سال پہلے ان کے پاس چند سو روپے تھے اور حادثے کے بعد کوئی منہ لگانے کو تیار نہ تھا۔ اپنے بھی بیگانے ہو چکے تھے۔ان حالات میں اپنے کٹھن سفر کا آغاز کیا اور یہ شخص جسے امجد صدیقی صاحب کے نام سے جانا جاتا ہے بنک کی ملازمت سے ایک کامیاب بزنس مین بنے۔ **52** ممالک کا تنہا ویل چیئر پر سفر کیا۔اللہ تعالٰی نے رفیق حیات بھی عطا کی۔ ان کے دو خوبصورت اور فرمانبردار بچے ہیں۔جب میں گزشتہ روز ملاقات کے لئے ان کے گھر پہنچا تو ان کے بڑے صاحبزادے طلحہ صدیقی روزہ سے تھے اور چھوٹے بیٹے سعودی عرب میں عمرہ کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔

جب جذبے صادق ہوں۔اور انسان ہاتھ پہ ہاتھ رکھ نہ بیٹھا رہے تو اللہ تعالٰی بھی مدد کرتا ہے۔حالات خود بخود نہیں بدلتے بلکہ اس کو بدلنے کے لئے محنت، اخلاص اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

ایک اور مقام پر فرمایا کہانسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی۔

نئی نسل کو عظیم جدوجہد سے روشناس کروانے اور موٹویشن کے لیے اپنی داستان حیات کو بڑے خوبصورت پیرائے میں قلم بند کرکے کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔جس کے کئی ایڈیشنز چھپ چکیں ہیں۔آپ کتاب درد کا سفر ضرور حاصل کیجئےاور اسے پڑھیے۔ جس کا صفحہ آپ کو انرجی دےہر سطر آپ کو محنت، کوشش اور جدوجہد پر ابھارے گی۔

دعا ہے اللہ تعالٰی امجد صدیقی صاحب اور ان کی اولاد کو ایمان و صحت والی طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین

فیصل علوی

مکتبہ دارالسلام الریاض